بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وسیلۂ جلیلہ

طالبِ مغفرتِ غفار و شفاعتِ سید ابرار
العبد الاثم محمد ہاشم المجددی
عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

وسیلۂ جلیلہ

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ

(مفہوم) اے وہ لوگو کہ جو تم ایمان لائے ہو۔ اللہ تعالٰے کے جناب اقدس میں تقویٰ اختیار کرو اور اس کے حضورؐ میں قرب حاصل کرنے کے لئے وسیلہ کی جستجو کرو۔ اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہُوا کہ سب سے مقدم ایمان ہے۔ اس کے بعد تقویٰ کا درجہ ہے اور اس کے بعد اس کے حضورؐ کی رسائی کے لئے وسیلے کی تلاش اور اس کے ذریعہ اس کی بارگاہ اقدس تک پہونچنا؛ ہر مسلم کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؕ

(مفہوم) وہ لوگ جنہوں نے احکام الٰہی سے سرتابی کرکے

اپنی جانوں پر خود ظلم کیا ہے۔ اور قربِ الٰہی کے مدارج عالیہ سے دُور رہ گئے ہیں۔ اے پیارے حبیب! صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ تیرے حضورؐ میں پیش ہو جائیں پھر اللہ تبارک و تعالےٰ سے بھی مغفرت کے طلب گار ہوں اور آپ بھی ان کے لئے طلب مغفرت فرمائیں۔ تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ اللہُ تبارک وتعالےٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ بلکہ اُن کو اپنے رحم و کرم سے مدارج عالیہ پر سرفراز کرے گا۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اپنے گناہوں کے عفو کے لئے اور مغفرت الٰہی کے حصول کے لئے ہمیں روحانی اور جسمانی طور پر پہلے حضورؐ اقدس کے حضورؐ میں نیاز مندانہ حیثیت سے حاضر ہونا ہے۔ اس کے بعد اپنے خالق و مالک جل مجدہٗ کے سامنے گڑ گڑا کر اپنی تقصیرات کے عفو کے لئے دستِ سوال دراز کرنا ہے۔ جب اس صورت سے ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے اور اس نوع سے ہم نے التجائیں کی۔ تو پھر یقین ہے۔ کہ رحمتہ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم، ارحم الرحمین جل شانہٗ کے حضورؐ میں ہماری سفارش فرمائینگے اور اُن کے وسیلے ہماری بگڑی بن جائے گی۔

ہمیں چاہئے کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

حسنِ عقیدت کے ساتھ آپ کی سنتوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے حاضر ہوں تاکہ ان کے سامنے کھڑے ہونے اور اُن کی شفاعت پانے کے مستحق ہوں۔ اور بارگاہِ الٰہی میں توحید خالص اور عجز و عبدیت کے ساتھ پیش ہوں تاکہ مغفرت کے قابل ہو سکیں۔

اس سلسلہ میں خود حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی توسل کی وہ دُعا لکھی جاتی ہے کہ جس میں وسیلہ لینے کی دونوں صورتیں آجاتی ہیں اور حل مشکلات و قضائے حاجات کے لیے محدثین فقہا و مشائخ کی معمول رہی ہے۔

ایک نابینا حضورِ اکرم رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موضع وضو پر جاکر وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ اس کے بعد یہ دُعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّی فِی حَاجَتِی ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ انتہٰی۔ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْ

(ترجمہ) اے اللہ جل جلالہٗ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے سامنے تمہارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جو نبی رحمت ہیں وسیلہ اور شفیع لاتا ہوں۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اپنے رب کے سامنے اپنی اس حاجت میں وسیلہ و شفیع

بَصَرِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ ضُرٌّ قَطُّ۔

لاتا ہوں۔ تاکہ وہ پوری کی جائے اے اللہ جل شانہٗ ان کی شفاعت (سفارش) میرے حق میں قبول کی جائے

راوی حدیث حضرت عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ نابینا جب لوٹا ہے تو اللہ تعالےٰ نے اس کی آنکھیں کھول دی تھیں ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ گویا اس کو کبھی کوئی تکلیف پہونچی ہی نہ تھی

حضرت علی قاری حرز ثمین شرح حصن حصین میں کہتے ہیں کہ ایک نسخہ میں لِتَقْضِیَ بصیغۂ معروف آیا ہے۔ جس کے معنے ہونگے کہ حضور آپ میری حاجت روائی و مشکل کشائی فرمائیں۔ اس صورت میں یہ اسناد مجازی ہوگا۔

اس حدیث کو ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ طبرانی۔ حاکم۔ بیہقی۔ قاضی عیاض اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔ حاکم و بیہقی نے اس حدیث شریف کی تصحیح کی ہے اور حاکم نے اس کو علے شرط البخاری والمسلم کہا ہے۔ حافظ منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے اس حدیث کی تصحیح کو ثابت کیا ہے معجم کبیر امام طبرانی میں اس حدیث شریف کا تتمہ یہ ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دورِ خلافت میں۔ ان کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ امیر المومنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے تھے۔

ایک دن انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف سے اس صورت حال کا اظہار کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف نے ان سے کہا۔ کہ تازہ وضو کر لو اور مسجد میں جا کر دوگانہ ادا کرو اور اس کے بعد یہی دُعائے مذکورہ (جس کو دُعائے ضریر یعنی نابینا کی دُعا کہا جاتا ہے) پڑھو۔ پھر شام کے وقت میرے پاس آنا تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ اس ضرورت مند نے ایسا ہی کیا۔ پھر امیرالمؤمنین حضرت عثمان کے دروازہ پر حاضر ہوئے۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیرالمؤمنین کے حضور میں لے گیا۔ امیرالمؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور فرمایا کیسے آئے۔ انہوں نے اپنی حاجت پیش کی۔ امیرالمؤمنین نے فوراً حاجت روائی فرمائی اور فرمایا اتنے دنوں میں آج تم نے اپنی حاجت ہم سے کہی ہے۔ اس کے بعد جب بھی کوئی ضرورت تمہیں پیش آئے۔ ہمارے پاس آنا۔ یہ صاحب امیرالمؤمنین کی خدمت سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف کے پاس آئے اور اُن سے کہا۔ کہ اللہ تعالٰے آپ کو جزائے خیر دے۔ امیرالمؤمنین تو میری طرف التفات بھی نہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے میری سفارش کر دی ہے تو میرا کام ہو گیا ہے۔ حضرت

عثمان بن حنیف نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کی قسم، مَیں نے تو ان سے تمہارے بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی ہے۔ البتہ مَیں نے حضورِ نورُ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا کو دیکھا تھا۔ جس کو آپ نے یہ دُعا تعلیم فرمائی تھی۔ اور پورا واقعہ بیان کیا۔ انتہے۔

طلبگار مغفرت غفّار و شفاعت سیّد ابرار

العبد الاثم محمد ہاشم المجددی

عفی عنہٗ